کتاب نما

جماعت اسلامی کی دستوری جدوجہد، میاں طفیل محمد (مرتبہ فیض احمد شہابی)۔ ناشر ادارۂ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۳۰۳۔ قیمت: ۱۳۵ روپے۔

زیرنظر کتاب میں دستور پاکستان کی تدوین کے سلسلے میں جماعت اسلامی کی جدوجہد کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ ہماری دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد کی منظوری (۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء) سے پارلیمنٹ میں آٹھویں ترمیم کی منظوری (۳۱ اکتوبر ۱۹۸۵ء) تک، دستور سازی کے مختلف مراحل اور مختلف دساتیر میں کی جانے والی ترمیمات کا احاطہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ دستور سازی کے ضمن میں ہونے والی ہمہ نوع کوششوں میں جماعت اسلامی سرگرم طریقے سے فعال رہی ہے۔

جماعت کی دستوری جدوجہد کی یہ تاریخ مربوط ہے اور مبسوط بھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف ابتدا ہی سے جماعت سے وابستہ اور جماعت کے اہم عہدے دار رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سند یافتہ وکیل ہونے کی وجہ سے قانون اور اس کے مضمرات کا بھی بخوبی ادراک رکھتے ہیں۔ دستور کو اسلامی خطوط پر مدون کرانے کے لیے جماعت کی جدوجہد کی پوری تاریخ ان کے سامنے ہے، اور اس جدوجہد میں وہ خود بھی عملاً شریک رہے۔ چنانچہ ہم اس کتاب کے مندرجات کی ثقاہت پر بخوبی اعتبار کر سکتے ہیں۔

بتایا گیا ہے کہ دستور پاکستان کو قرآن و سنت کی بنیاد پر مدون کرانے کی جدوجہد کا آغاز جماعت اسلامی نے قیام پاکستان سے تین مہینے پہلے سے ہی کر دیا تھا۔ ابھی تقسیم ہند کے سلسلے میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا اعلان نہیں ہوا تھا کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے قیام پاکستان کے امکان کو اپنی چشم بصیرت سے دیکھا اور ۹ مئی ۱۹۴۷ء کو جماعت کے مرکز دارالاسلام پٹھان کوٹ میں جماعت کے ایک اجتماع میں پاکستان کے لیے اپنے اس منصوبے کا اعلان کر دیا کہ ہم کوشش کریں گے کہ اس ریاست کے دستور کی بنیاد ان اصولوں پر رکھیں جسے ہم خدائی دستور کہتے ہیں (ص ۱۶)۔ پھر جب وطن عزیز وجود میں آ گیا تو جماعت نے اپریل ۱۹۴۸ء میں چار نکاتی مطالبۂ نظام اسلامی پیش کر دیا۔ یہ کوشش اولاً قرارداد مقاصد کی شکل میں ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو بارآور ہوئی۔

جماعت اور اس کی ہم خیال دیگر دینی جماعتوں اور اسلام پسند شخصیات کی مسلسل جدوجہد کی وجہ سے ۱۹۵۲ء کی دستوری سفارشات میں، ۱۹۵۴ء میں دستور ساز اسمبلی کے منظور کیے ہوئے آئین میں، ۱۹۵۶ء

اور کسی حد تک ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے دساتیر میں' اور پھر ۱۹۸۵ء کی آٹھویں ترمیم میں اسلامی دفعات باقی رکھی گئیں جنھیں لادینیت پسند حکمران بھی خارج نہ کر سکے۔ لادینیت پسند حکمرانوں اور لادینی جماعتوں نے آئین کو سیکولر رنگ دینے کی جو سرتوڑ کوششیں کیں ان کا تذکرہ بھی اس میں موجود ہے بالخصوص راجا غضنفر علی خاں' اسکندر مرزا' ایوب خاں' یحییٰ خاں' بھاشانی' ذوالفقار علی بھٹو' یا کمیونسٹ و سوشلسٹ پارٹیاں وغیرہ۔ جن دوسری شخصیات نے اسلامی دستور کی تدوین میں جماعت کے علاوہ سرگرم حصہ لیا ان میں اس کتاب کے مطابق مولانا شبیر احمد عثمانی' مولانا ظفر احمد انصاری' مولوی تمیزالدین خاں' سردار عبدالرب نشتر' چودھری محمد علی' ۲۲ نکاتی سفارشات تیار کرنے والے ۳۱ علما' جمعیت علماے اسلام' جمعیت علماے پاکستان' مرکزی جماعت اہل حدیث اور شیعہ علما بھی شامل تھے۔

مگر اس وقیع کتاب میں یہ بات ناقابل فہم نظر آتی ہے کہ نفاذ اسلام کے لیے صدر ضیا الحق کی کوششوں کو قریب قریب نظرانداز کر دیا گیا ہے حالانکہ انھوں نے ایک دو نہیں بلکہ ۵۰ سے زائد اقدامات کیے جن میں سے متعدد اقدامات آج تک باقی ہیں اور جیتی جاگتی حالت میں نظر آتے رہتے ہیں۔

کتاب اشاریے سے محروم ہے۔ امید ہے کہ آیندہ اشاعت میں ان دونوں کمیوں کو دُور کرنے کی طرف توجہ دی جائے گی۔ (ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صدیقی)

مستشرقین اور قرآن حکیم' سہ ماہی مغرب اور اسلام خصوصی اشاعت' جنوری - مارچ ۲۰۰۲ء۔ مدیر: ڈاکٹر انیس احمد۔ معاون مدیر: سید راشد بخاری۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' مرکز ایف ۷' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۰۰۔ قیمت: ۴۰ روپے۔

ماہ و سال بدلتے ہیں' مگر زمانہ نہیں بدلتا کہ وہ اللہ کی نشانی اور ایک سچائی ہے۔ زمانہ قدیم سے لے کر آج تک انسان میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی کو ماننے اور اس کی ربوبیت سے انکار کرنے کے رویے باہم برسرِ پیکار رہے ہیں' اور یہ عمل تاابد جاری رہے گا۔

نزول قرآن کے وقت' اہل کفار جو اعتراض کیا کرتے تھے' آج جیٹ' کمپیوٹر اور ایٹم کے زمانے میں بھی انھی اعتراضات کو دہرایا جاتا ہے۔ ان اعتراضات کا قرآن کریم نے اپنے نزول کے وقت جواب دے دیا تھا۔ آج پھر یہود و نصاریٰ اور ان کے ہم خیال دانش ور' قرآن کریم کی سچائی اور پیغام کی ابدیت کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس حوالے سے وقتاً فوقتاً مختلف شوشے چھوڑے جاتے اور اعتراضات کا نیا طوفان برپا کیا جاتا ہے۔ حالیہ برسوں میں اہل مغرب نے قرآن کریم کی استنادی حیثیت کو چیلنج کرنے کے لیے اپنی حد